69817 ـ كيا تيل، سياہى، اور آنكھ كى گندگى كى موجودگى طہارت پر اثر انداز ہوتى ہے ؟

سوال

كيا اگر كسى عضوء پر سياہى، تيل يا گھى وغيرہ لگى ہو تو اس سے وضوء نہيں ہوتا ؟
اور كيا كان اور ناك سے نكل كر جمنے والا مادہ طہارت ميں مانع ہے ؟
اور كيا اس كے متعلق كوئى صحيح حديث ملتى ہے ، اور كيا اس ميں علماء متفق ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس ميں اصول اور قاعدہ يہ ہے كہ:

(جو چيز بھى پانى كو جلد تك پہنچنے سے روكے اس كى موجودگى ميں وضوء صحيح نہيں، اور جس سے پانى نہ ركے اس سے وضوء صحيح ہے).

اس بنا پر اگر وضوء كے كسى عضوء پر سياہى لگى ہو تو وضوء صحيح ہے كيونكہ سياہى پانى كے ليے پانى نہيں.

ليكن گھى اگر تو جما ہوا ہے اور اس سے پانى عضو كى جلد تك نہيں پہنچتا تو اس كى موجودگى ميں وضوء صحيح نہيں ہوگا، ليكن اگر عضو پر صرف اس كا اثر ہى باقى ہے، يا پھر تيل كى طرح پگھلا ہوا ہے تو وضوء صحيح ہوگا، ليكن اس حالت ميں اسے عضوء پر پانى ملنا ہوگا، كيونكہ تيل پانى سے عليحدہ رہتا ہے.

اس كى تفصيل سوال نمبر (9493) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، اس كا مطالعہ كريں.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" جب اس كے كسى عضوء پر موم يا آٹا، يا مہندى وغيرہ لگى ہو جو پانى اس كے عضو تك پہنچنے ميں مانع ہو تواس كى طہارت صحيح نہيں ہوگى، چاہے زيادہ ہو يا كم، ليكن اگر اس كے ہاتھ وغيرہ پر مہندى كا اثر اور اس كا رنگ ہو تہہ نہ جمى ہو، يا پھر مائع تيل كا اثر ہو، كہ پانى عضوكى جلد كو لگ جائے اور اس پر پانى چلے ليكن ٹھرے نہ تو اس كى طہارت اور وضوء صحيح ہے " انتہى.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 456).

دوم:

آنکھ سے نکل کر جمنے والی گندگی جو آنکھ کے کنارے میں ہوتی ہے بعض اہل علم کے ہاں اسے اتارنا ضروری ہے، ایك ضعیف حدیث میں آنکھ کے کنارے ملنے کا ذکر ملتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (45812) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

کان سے نکل کر جمنے والا مادہ جو کان کے سوراخ سے باہر ہو اسے اتارنا ضروری ہے، لیکن اگر اندر ہے تو نکالنا ضروری نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (34172) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .